# حرمت شراب اور اس کے ذریعے علاج معالجہ

محمد جمیل رحمانی، ایم اے

حال ہی میں ہومیو پیتھک طریق علاج کے بارے میں ایک ہومیو پیتھک ڈاکٹر کے استفسار پر شراب کے متعلق جامع عنوان کے تحت معلومات قلمبند کی گئی ہیں۔ تاکہ نفس مسئلہ کو سمجھنے میں آسان ہوں۔

یوں تو تمام مسلمان عوام ہوں یا خواص عمومی طور پر جانتے ہیں کہ شراب حرام ہے۔ اور اسکے بے حد وحساب نقصانات ہیں۔ خصوصاً جن ممالک کے حکمران اور صاحبان اقتدار مسلمان ہیں۔ ان میں سے کئی ایک علاقوں میں شراب پر قانونی پابندی بھی عائد ہے مگر اس عام کراہت کے باوجود ان میں شراب کا وجود کسی نہ کسی طریق سے ناگزیر سمجھا جاتا ہے۔ خصوصاً پاکستان جس میں چوالیس سال سے شرعی قوانین کے نفاذ وعدم نفاذ کی کشمکش جاری ہے۔ اور جسے لاکھوں جانوں اور عصمتوں کی قربانی دے کر محض اس لئے حاصل کیا گیا تھا کہ اس میں شریعت اسلامیہ کے مطابق زندگی کا نظام چلے گا۔ اس میں تقریر وتحریر کی حد تک تو شراب پر پابندی کا قانون نافذ ہے مگر اونچے پیمانے کی دعوتوں میں رقص وسرور اور شراب وشاہد کا دور بدستور چلتا ہے۔ اور بعض چوٹی کے حکمران بھری مجلس میں رقص وعریانی اور شراب خانہ خراب سے اپنے دلی لگاؤ کے اظہار کو عصر جدید کا فیشن سمجھتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے میں دوا کے طور پر اسے استعمال کرتا ہوں۔ کوئی کہتا ہے ''میں پیتا تو ہوں مگر تھوڑی پیتا ہوں۔ کوئی کہتا کہ قرآن وسنت کے قوانین اس دور میں عدل وانصاف کے تقاضے پورے نہیں کرتے۔ بلکہ ظالمانہ اور وحشیانہ ہیں۔ ان حالات کی بناء پر مذکورہ بالا استفسار کے ضمن میں شراب سے متعلق شریعت اسلامیہ کی رہنمائی اختصار کے ساتھ پیش کی جا رہی ہے۔

شراب کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

**يا ايها الذى آمنوا انما الخمر والميسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشيطان فاجتنبوه لعلكم تفلحون. انما يريد الشيطان ان يوقع بينكم العداوة والبغضاء فى الخمر والميسر ويصدكم عن ذكر الله وعن الصلوٰة فهل انتم منتهون. (مائدة : ۹ . ۹۱)**

اے ایمان والو! بلاشبہ شراب، جوا، بت (پتھر) اور قرعہ اندازی کے یہ سب ناپاک شیطانی عمل ہیں۔ سو اس سے اجتناب کرو تاکہ تم فلاح پاؤ ''بلاشبہ شیطان تو چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دے اور اللہ کی یاد اور نماز سے تمہیں غافل کر دے۔ سو کیا تم اس سے باز آنے والے ہو؟

حرمت شراب کے بارے میں بہت سی احادیث وارد ہیں اختصار کے طور پر چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے:

ان النبى ﷺ قال الخمر ام الخبائث (طبرانی)

نبی ﷺ نے فرمایا ''شراب تمام گندے اور ناپاک کاموں کی ماں (جڑ) ہے۔

ان النبى ﷺ لعن فى الخمر عشرة عاصرها ومعتصرها وشاربها وحاملها والمحمولة اليه وساقيها وبائعها واكل ثمنها والمشترى لها والمشترئ لها (ابن ماجه)

نبی ﷺ نے شراب سے متعلق دس آدمیوں پر لعنت فرمائی ہے۔ اس کے تیار کرنے اور تیار کرانے والے پر اس کے پینے، اٹھانے والے اور جس کے لئے اٹھا کر لے جائی گئی ہو۔ اس کے پلانے والے، بیچنے والے۔ اس کی قیمت کھانے والے اسے خریدنے والے اور جس کیلئے خریدی گئی ہو سب پر اللہ کے رسول ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔

> **حلال اور پاکیزہ مال کی تجارت اور خرید وفروخت ہی اسلامی معاشرے میں مقصود ومطلوب ہے اور پاکیزہ رزق ہی سے نیک اعمال کی توفیق حاصل ہوتی ہے**

چونکہ حلال اور پاکیزہ مال کی تجارت اور خرید وفروخت ہی اسلامی معاشرے میں مقصود و مطلوب ہے اور پاکیزہ رزق ہی سے نیک اعمال کی توفیق حاصل ہوتی ہے۔ لہذا رسول اللہ ﷺ کا اس بارے میں ارشاد گرامی ہے۔ جسے مسلم نے روایت کیا ہے:

**ان اللہ طیب لا یقبل الا طیبا وان اللہ تعالیٰ امر المومنین بما امر به المرسلین فقال تعالیٰ ( یا ایها الرسل کلوا من الطیبات واعملو صالحا)**

بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاکیزہ چیز ہی کو قبول فرماتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ایمانداروں کو ہی حکم دیا ہے جو اس نے پیغمبروں کو دیا تھا۔ اے پیغمبرو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ اس سے معلوم ہوا کہ پاکیزہ رزق ہی نیک اعمال کا موجب ہے۔ خبیث اور ناپاک چیزوں کی غذا سے نیک اعمال کی توفیق حاصل نہیں ہوسکتی اور شراب تو ام الخبائث یعنی تمام گندی اور ناپاک چیزوں کی ماں ہے۔

## شراب نوشی پر وعید:

جابر رضی اللہ عنہ یمن کے ایک آدمی کے سوال پر کہ ہمارے علاقہ میں لوگ مرز شراب پیتے ہیں جو مکئی سے تیار کی جاتی ہے آپ نے دریافت فرمایا کہ وہ نشہ آور ہے؟ اس نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ایسے شخص کیلئے عہد ہے جو نشہ آور چیز پئے کہ اسے طینۃ الخبال پلائے گا لوگوں نے پوچھا۔ طینۃ الخبال کیا ہے تو آپ نے فرمایا دوزخیوں کا پسینہ یا فرمایا ان کے زخموں کی پیپ۔

شامی عیسائیوں کے رئیس کنیہ کا کتاب مقدس کی نصوص سے فتویٰ ہے۔

**ان المسکرات اجمالا محرمته فی کل کتاب سوآء کانت من العنب ام من سائر المواد کالشعیر والتمر والعسل والتفاح وغیرها۔**

نشہ آور چیزیں تمام آسمانی کتابوں میں حرام ہیں خواہ وہ انگور سے تیار کی گئی ہوں یا جو، کھجور، اور سیب وغیرہ سے۔ دوسرے مادوں سے حرمت کے حکم میں سب برابر ہیں۔ قرآن کریم ہی کی طرح توراۃ وانجیل میں بھی شراب کی حرمت وارد ہے۔ مگر افسوس ہے کہ حکومت پاکستان غیر مسلموں کے نام سے پرمٹ جاری کرتی ہے اور ان کی وساطت سے نام نہاد اہل ثروت مسلمان اس خانہ خراب سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور ذمہ داران حکومت اس کی درآمد اور فروخت سے رسول خدا ﷺ کی لعنت کا مستوجب ہوتے ہیں۔

قرآن کریم ہی کی طرح توراۃ وانجیل میں بھی شراب کی حرمت وارد ہے۔ مگر افسوس ہے کہ حکومت پاکستان غیر مسلموں کے نام سے پرمٹ جاری کرتی ہے

حقیقی ایمان کے جذبے سے حرمت شراب کا حکم سنتے ہیں منہ سے لگے ہوئے جام اور شراب کے برتن اس طرح لنڈھا دیئے گئے کہ مدینے کی نالیاں بہہ گئیں اور پست جگہوں میں شراب کھڑی ہوگئی۔

## حرمت شراب میں اسلام کی سختی:

**ان دیلم الحمیری رضی اللہ عنه سال النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال یا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انا بارض باردۃ نعالج فیها عمال شدیدا وانا نتخذ شرابا من هزا القمح نتقوی به علی اعمالنا وعلی برد بلادنا قال رسول اللہ ﷺ هل یسکر قال نعم قال فاجتنبوه قال ان الناس غیر تارکیه قال فان لم یترکوه فقاتلوهم (ابو داؤد)**

حضرت دیلم حمیری نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرتے ہوئے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ ہم ایک سرد علاقے میں رہتے ہیں اور ہم وہاں سخت محنت سے دوچار ہوتے ہیں ہم اس گندم سے شراب تیار کرتے ہیں اور اس کے ذریعے ہم اپنے کاموں کیلئے اور سردی کے خلاف قوت حاصل کرتے ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کیا وہ نشہ دیتی ہے۔ دیلم نے عرض کیا۔ جی ہاں تو آپ نے فرمایا: پھر اس سے اجتناب کرو۔ راوی نے کہا لوگ اسے ترک نہیں کریں گے۔ اس پر آپ نے فرمایا اگر وہ ترک نہ کریں تو ان سے جنگ کرو۔

شراب کو حرام قرار دینے میں اسلام نے اس لئے شدت اختیار کی ہے کہ اسلام جسمانی نفسانی عقلی اور اخلاقی طور پر ایک طاقتور شخصیت پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے کہ پوری نوع انسانی پر شہادت حق کا فریضہ ادا کرنا اس کے ذمہ ہے اور یہ ایسا کام ہے جسے مدہوش ہوکر لڑکھڑانے والے عقل وخرد سے محروم، ذھول و جمود اور ضعف اعصاب وقویٰ کے شکار، برے بھلے اپنے پرائے اور ماں بہن کی تمیز سے بے خبر لوگ انجام نہیں دے سکتے۔ اور شراب خانہ خراب اخلاقی رذائل اور خباثتوں کے ساتھ انسانی شخصیت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچاتی ہے۔ زوال عقل کے بعد انسان ایک شریری حیوان کی کیفیت اختیار کر لیتا ہے۔ پھر اس سے شر وفساد، قتل وغارت، فحاشی عریانی اپنے

وطن سے غداری اور ملت فروشی اپنے گھناؤنے جرائم سرزد ہوتے ہیں جن کے بدانجام سے بھی وہ بے خبر ہوتا ہے۔

## حرام اشیاء کی تجارت

فرمان نبویؐ ہے کہ:

**ان اللہ اذا حرم شیاء حرم ثمنہ**

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کو حرام قرار دیتا ہے تو اس کی قیمت کو بھی حرام ٹھہراتا ہے۔

**ان اللہ حرم بیع الخمر والمیتۃ والخنزیر والاصنام (بخاری)**

نبی ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب، مردار سور اور بتوں کی خرید و فروخت کو حرام قرار دیا ہے۔

مگر صد حیف کہ پاکستان میں مختلف حیلوں سے ہزاروں من شراب درآمد ہوتی ہے۔ نیز ڈیکوریشن کیلئے جانداروں کی تماثیل اور بتوں کی خرید و فروخت بھی کسی مشرک معاشرے سے کم نہیں ہے۔ صاحبان اقتدار کو اللہ کے عذاب اور گرفت سے نہ صرف اپنے آپ کو بچانا چاہئے۔ بلکہ پورے معاشرے کو اسی باعث لعنت حالت اور اللہ کے عذاب سے بچانے کی ذمہ داری بھی انہی پر عائد ہوتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی لعنت کے مستحق دس اشخاص میں شراب کی خرید و فروخت کرنے والا بھی شامل ہے۔ حضرت تمیم داری کی ایک طویل روایت کا اختصار یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خدا یہودیوں پر لعنت کرے جن پر گائے اور بکرے کی چربی حرام کردی گئی تھی۔ مگر وہ اس کو روغن بنا کر بیچ دیتے تھے اللہ نے شراب اور اس کی قیمت سب پر حرام کردی ہے۔

> جو چیز نشہ لائے اس کی زیادہ اور تھوڑی مقدار حرام ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ شراب کو کسی طریقے سے تبدیل کر دینا نہ تو اسے پاک کر سکتا ہے اور نہ کسی طرح سے اسے جائز مال کی حیثیت دے سکتا ہے۔

## علاج معالجہ میں شراب کا استعمال

عن طارق ابن سوید الجعفی انه سال رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الخمر فنهاه عنها فقال انما اصنعها للدواء فقال انه ليس بدوآء ولكنه دآء (مسلم)

طارق بن سوید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا وہ دوا نہیں ہے بلکہ وہ ایک بیماری ہے۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

**ان الله انزل الداء والدواء فجعل لكل دآء دواء فتداووا ولا تتداووا بالحرام (ابو داؤد)**

بے شک اللہ تعالیٰ نے بیماری نازل کی تو دوا بھی اتاری ہے۔ اور ہر بیماری کیلئے دوا مقرر کی ہے۔ لہٰذا دوا کا استعمال کیا کرو اور حرام چیز کے ساتھ علاج معالجہ نہ کرو۔

**ان النبی ﷺ سئل عن الخمر تتخذ خلا فقال "لا"**

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے شراب کے بارے میں دریافت کیا گیا کیا اس کا سرکہ بنا لیا جائے؟ تو آپ نے فرمایا نہیں۔

**عن عائشة رضي الله عنها قالت كل مسكر حرام وما اسكر الفرق فملاء الكف منه حرام حسنه الترمذی**

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ جس چیز کا ایک فرق (تقریبا آٹھ کلو کا پیمانہ) نشہ لائے اس کا ایک چلو بھی حرام ہے۔

**عن جابر بن عبدالله رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما اسكر كثيره فقليله حرام (ابو داؤد)**

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو چیز نشہ لائے اس کی زیادہ اور تھوڑی مقدار حرام ہے۔

**ان ابا طلحة سال النبی صلى الله عليه وسلم عن ايتام ورثو اخمر افقال اهرقها قال افلاء اجعلها خلا قال لا (ابو دائود)**

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے یتیموں کے بارے میں دریافت کیا جو شراب کے وارث تھے تو آپ نے فرمایا اسے بہا دے" ابوطلحہ نے عرض کیا کیا میں اس کا سرکہ نہ بنالوں؟ تو آپ نے فرمایا نہیں۔

امام خطابی فرماتے ہیں اس میں واضح بیان ہے کہ شراب کو سرکے میں تبدیل کر لینا بھی جائز نہیں ہے۔ اگر اس کیلئے کوئی بھی راہ یا گنجائش ہوتی تو یتیموں کا مال سب مالوں سے زیادہ اس تبدیلی کا حقدار تھا۔ اس لئے کہ یتیم کے مال کی حفاظت اور اس کی ترقی کو واجب قرار دیا گیا ہے۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے مال ضائع کرنے سے بھی منع فرمایا ہے اور اس (شراب) کا بہا دینا مال ضائع

کرنے کے مترادف تھا۔ جو چیز نشہ لائے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ شراب کو کسی طریقے سے تبدیل کر دینا نہ تو اسے پاک کرسکتا ہے اور نہ کسی طرح اسے جائز مال کی حیثیت دے سکتا ہے۔ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ اپنی کتاب السیاسۃ الشرعیۃ میں ابن اسنی کی روایت لائے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **ما اسکر فقلیله حرام** اور کہا ہے اسے تمام حفاظ حدیث نے صحیح قرار دیا ہے۔ پھر حشیش پر تبصرہ کرتے ہوئے جو ایک نشہ آور چیز ہے فرمایا:

**من استعحل ذالك يعنى الحشيش وزعم انه حلال فانه يستتاب فان تاب والا قتل مرتدا لا يصلى عليه ولا يدفن فى مقابر المسلمين وان القليل منها حرام ايضا بالنصوص الدالته على تحريم الخمر وتحريم كل مسكر.**

جس شخص نے اسے یعنی حشیش کو جائز سمجھا اور خیال کیا کہ وہ حلال ہے تو اس سے توبہ کرائی جائے پھر اگر وہ توبہ کرلے (تو ٹھیک) ورنہ اسے قتل کردیا جائے مرتد کی حیثیت سے نہ اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے اور نہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔

فتاویٰ ابن تیمیہ میں شراب سے متعلق بحث کا خلاصہ بھی یہی ہے کہ سرکہ اگرچہ حلال ہے مگر یہ معلوم ہوجائے کہ شراب سے سرکہ تیار کیا گیا ہے۔ تو اس کا استعمال بھی حلال نہیں ہے گویا شراب کو کسی دوسری حالت میں تبدیل کرکے بھی استعمال نہیں کیا جاسکتا۔

مذکورۃ الصدر روایات و احادیث سے درج ذیل نتیجہ اخذ ہوتا ہے۔

۱۔ شراب کو سرکہ میں تبدیل کرکے بھی استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ حالانکہ سرکہ بنفسہ حلال ہے اور نشہ آور نہیں ہے۔

۲۔ حرام چیز کو کسی دوسری کیفیت میں تبدیل کرکے استفادہ کرنے والوں پر اللہ کے رسول نے لعنت فرمائی ہے۔ اگرچہ اس کی حرمت کی علت اس میں باقی نہ رہی ہو۔

۳۔ نہ تو شراب کے ساتھ علاج معالجہ جائز ہے نہ کسی ایسی دوا سے جس میں شراب شامل ہو۔

۴۔ شراب کی ہلکی سے ہلکی مقدار کا استعمال بھی حرام ہے۔

رہا ہومیو پیتھک طریق علاج کا مسئلہ سو اگر اس میں ایسا مائع (LIQUID) استعمال ہوتا ہو جس مین الکوحل موجود ہو تو اس سے تیار شدہ دواؤں سے علاج معالجہ حلال و جائز نہیں ہے۔ اور اس اصول میں ہومیو پیتھی ہی نہیں بلکہ سب طریقہ ہائے علاج شامل ہیں۔ البتہ ہومیو پیتھی کی زیادہ تر ادویہ ریکٹی فائیڈ سپرٹ میں تیار ہوتی ہیں۔ جس میں دور جدید کی معروف شرابوں کی نسبت الکوحل کی مقدار بہت زیادہ ہے۔ نشہ آور شرابوں میں دو فیصل سے لیکر زیادہ سے زیادہ ساٹھ فیصد تک الکوحل موجود ہے اور ہومیو پیتھک ادویہ کی اساس (Base) میں ۶۰ تا ۹۰ فیصد تک الکوحل موجود ہے۔ اور الکوحل کا مطلب (THE PURE SPIRIT OF WINE) خالص روح شراب ہے۔ لہٰذا ہومیو پیتھک ڈاکٹرز کو (RECTIFIED SIPIRT) کا جلد ہی کوئی نعم البدل تلاش کرنا چاہئے جو ادویہ کو حرمت کی آلائش سے مبرا کردے۔

## بقیہ: بدعات کی کثرت

جو دعوت دین کا فریضہ بڑی محنت اور خلوص سے سرانجام دے رہے ہیں لیکن صحیح تحقیق نہ ہونے کے باوجود اپنی گفتگو میں حدیث میں آیا ہے یا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے'' جیسے الفاظ کثرت سے [illegible]

کی طرف کوئی قول منسوب کرنا بہت بڑی ذمہ داری کی بات ہے، نبی اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے جس نے جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کی وہ اپنی جگہ جہنم میں بنا لے، (بحوالہ صحیح مسلم)

پس عوام کی رہنمائی کرنے والوں کا فرض ہے کہ وہ مکمل تحقیق کے بعد سنت صحیحہ سے ثابت شدہ مسائل ہی لوگوں کو بتائیں اور عوام الناس کا یہ فرض ہے کہ وہ رسول اکرم ﷺ کے نام سے منسوب کردہ ہر بات کو سنت سمجھ کر اس وقت تک نہ اپنائیں جب تک اس بات کا مکمل اطمینان نہ کرلیں کہ آپ کے نام سے منسوب کردہ بات فی الواقع آپ ہی کا فرمان مبارک ہے۔

## ۶۔ سیاسی مصلحتیں

آج کل دین کے حوالے سے سیادت کی وادی پرخار میں وطن عزیز کی قریبا تمام قابل ذکر دینی جماعتیں برسرپیکار ہیں جو جماعتیں اپنے مبلغ علم کی بناء پر خود شرک و بدعات میں مبتلا ہیں ان کا تو ذکر ہی کیا؟ البتہ وہ دینی جماعتیں جو شرک و بدعات کی ہلاکت خیزیوں کا صحیح شعور رکھنے کے باوجود جمہور کی ناراضگی سے بچنے کیلئے اس مسئلہ پر سکوت یا مداہنت کا طرزعمل اختیار کئے ہوئے ہیں یعنی یوں بھی جائز تو ہے لیکن نہ کرنا زیادہ بہتر ہے، فلاں صاحب اسے ناجائز سمجھتے ہیں، لیکن فلاں صاحب کے نزدیک یہ جائز ہے وغیرہ وغیرہ۔